بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

قومی سلامتی کے تقاضے۔۔۔اور ہماری ذمہ داریاں!

رئیس التحریر کے قلم سے

پاکستان کی ستر سالہ تاریخ میں بڑے اتار چڑھاؤ ہیں۔ایک طرف پرامن حالات میں ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔بڑے بڑے ڈیم،شاہرائیں،یونیورسٹیاں بن رہی ہیں۔اداروں کی عالیشان عمارتیں تعمیر ہو رہی ہیں۔نئے نئے ادارے اور وزارتیں قائم ہو رہی ہیں۔مگر دوسری طرف پر آشوب حالات، بدامنی، قتل و غارت، اغواء، ڈاکے، لوٹ گھسوٹ، ترقی کا پہیہ جام، سیاسی عدم استحکام، فرقہ واریت کا عفریت، دہشت گردی، خودکش دھماکے، خوف و ہراس کی فضا میں یہ قوم زندگی گزارتی ہے۔پاکستان پر دو جنگیں مسلط کی گئیں۔مشرقی پاکستان کو عالمی سازش سے الگ کیا گیا۔90ہزار فوجی جنگی قیدی بنا لیے گئے۔

بدقسمتی سے پاکستان کو جو پڑوسی ملے۔وہ بدخصلت کمینے، سازشی، دھوکہ باز اور فریبی، ناشکرے اور آلہ کار، منافق اور دشمنوں کے دلال ہیں۔ان کی موجودگی میں پاکستان نے اندرونی اور بیرونی حالات کا مقابلہ کیا۔اور مشکل ترین کام سرانجام دیئے۔بعض دفعہ بڑی بڑی آزمائشیں آئیں۔مگر اسلام کے نام پر قائم یہ ملک محفوظ و مامون رہا۔

اب بھی یہ ملک تاریخ کے نازک ترین دور سے گزر رہا ہے۔سازشیں پورے عروج پر ہیں۔اندرونی اور بیرونی خطرات سر پر منڈلا رہے ہیں۔دشمن مختلف محاذوں پر سرگرم عمل ہے۔تمام وسائل بروئے کار لاتے ہوئے کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔اس وقت سیاسی استحکام نہیں ہے۔معاشی حالات ناقابل یقین ہیں۔ترقی کا عمل معکوس ہو رہا ہے۔بے چینی اور بے یقینی کی فضا بن گئی۔عدالتیں انصاف کی فراہمی میں لوگوں کا اعتماد کھو چکی ہیں۔ملک میں اتحاد و اتفاق کا فقدان ہے۔اہم قومی مسائل میں بھی یکجہتی نہیں ہے۔سیاسی جماعتیں منافرت کا باعث بن رہی ہیں۔قوم کو تقسیم کرنے میں اب سیاسی جماعتوں کا نمایاں کردار

ہے، سلامتی کے ادارے اور سول حکومت ایک پلیٹ فارم پہ نظر نہیں آتے۔ عالمی گماشتے دھمکیاں دے رہے ہیں۔ کالعدم تنظیموں کے بارے میں عالمی دباؤں بدستور قائم ہے۔

اس صورت حال میں وفاقی وزارت مذہبی امور وبین المذاہب ہم آہنگی نے علماء مشائخ کونسل کا اہم اجلاس طلب کیا۔ اور اس موقعہ پر قومی سلامتی کے مشیر خاص جناب لفٹیننٹ جنرل (ر) ناصر خان جنجوعہ نے قومی سلامتی پر فکر انگیز بریفنگ دی۔ اور شرکاء کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ حیران کن معلومات پر مبنی وطن کو درپیش مشکلات، قومی سلامتی کے مسائل اور انہیں حل کرنے کے طریقوں سے بخوبی آگاہی ہوئی۔ ذیل میں اجلاس کی مختصر روائیداد اور خلاصہ پیش خدمت ہے۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن حکیم سے ہوا۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کی شان میں نعت پیش کی گئی۔ وزیر مملکت جناب پیر امین الحسنات نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ اور اجلاس کی غرض وغایت بیان کی۔ اس کے بعد جنرل (ر) ناصر خان جنجوعہ نے قومی سلامتی پر بریفنگ دی۔ انہوں نے کہا کہ آج اہم ترین مسئلہ قومی سلامتی کا ہے۔ قومی سلامتی میں صرف سرحدوں کی سیکورٹی نہیں۔ بلکہ اس میں اہم ترین عنصر عوام ہوتے۔ جن کی حفاظت اور سلامتی سب پر مقدم ہوتی ہے۔ جب ہم قومی سلامتی کی بات کرتے ہیں تو ہمیں عالمی سوچ کے تناظر میں تمام معاملات کو دیکھنا ہوگا۔ قومی سلامتی کے اور بہت سے عوامل اور تقاضے ہیں۔ مثلاً بدلتے موسم میں ہماری تیاری، اندرونی حالات میں امن وسلامتی، کیا ہمارے قومی اثاثے محفوظ ہیں؟ ہمارے قومی خزانے، اشیاء خوردونوش کے ذخائر، ہمارے ڈیم، پل، سڑکیں، موٹروے، پٹرول اور گیس ودیگر قیمتی معدنیات کو تحفظ حاصل ہے۔ ہمارے ذرائع مواصلات ریل، ہوائی اڈے، بندرگاہیں محفوظ ومامون ہیں۔

اقتصادی صورت حال کنٹرول میں ہے۔ اور کیا ہمارے تاجروں کو تحفظ میسر ہے؟ ہماری صنعتیں، درآمد وبرآمدات کے تحفظ کے بغیر امن کی ضمانت دی جاسکتی ہے؟ یہ بات قابل غور ہے کہ دنیا ہمیں کس گروپ میں شامل کرتی ہے۔ کہیں ہم خطرناک ترین ممالک کی صف میں شامل

تو نہیں،۔باہر کی دنیا میں ہمارا کیا مقام ہے؟ ہم اگر ایٹمی قوت ہیں تو دنیا ہمیں کیا سمجھتی ہے۔کہیں ہمارا نیوکلیئر پروگرام امن عالم کے لیے خطرہ تو نہیں۔یا ہم اس کو پرامن مقصد کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔قومی سلامتی میں یہ بات بہت اہمیت رکھتی ہے کہ پڑوسیوں کے ساتھ تعلقات کیسے ہیں؟ ہمارا فوجی عسکری مقام کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ سیاسی حیثیت کیا ہے؟ کیونکہ قومی سلامتی میں سیاسی سازگار حالات کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔یہ بھی دیکھنا ہے کہ ملک میں کوئی قومی پارٹی موجود ہے۔یا وہ صوبائی سطح کی سیاسی جماعتیں ہیں۔

بدقسمتی سے موجود صورت حال میں تو ایسا ہی نظر آتا ہے کہ ہر سیاسی پارٹی نے ایک ایک صوبہ سنبھال رکھا ہے۔ملک میں کتنے قومی لیڈر ہیں۔جنہیں پورے ملک میں پذیرائی ملتی ہو۔جہاں اندر اندر کوئی لاوا پک رہا ہو۔تو یہ قومی سلامتی کے لیے خطرناک بات ہے۔

جنرل ناصر جنجوعہ نے نہایت افسوس کے ساتھ اٹھارویں ترمیم کا ذکر کیا۔اس نے ملک کو پارہ پارہ کیا ہے۔اور وفاق کی حیثیت کو چیلنج کیا ہے۔اب دیکھنا یہ ہے کہ ان حالات میں لوگ کیا سوچتے ہیں۔کیا لوگ محفوظ ہیں۔ان کے کاروبار، جان، مال، آبرو کو تحفظ حاصل ہے؟ آپ کی فوڈ کو سیکورٹی میسر ہے۔ہیلتھ سیکورٹی علاج و معالجہ کی سہولت عوام کو حاصل ہے۔یہ تمام چیزیں قومی سلامتی کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں۔

انہوں نے بڑے دکھ کے ساتھ کہا کہ ہمارا نظام تعلیم کیا ہے؟ بڑے لوگوں کے بچے تو باہر پڑھنے چلے گئے۔لیکن پاکستان میں کتنے لوگ تعلیم سے محروم ہیں۔ایک محتاط اندازے کے مطابق ڈھائی کروڑ بچے سکولوں سے باہر ہیں۔اور جو سکول میں موجود ہیں۔ان کو کتنی سہولیات میسر ہیں۔پانی، طہارت خانے، بچوں کے بیٹھنے کے لیے بینچ وغیرہ۔جو بچے اعلیٰ تعلیم کے لیے باہر جاتے ہیں۔کتنے فیصد واپس آتے ہیں۔

معاشرتی انصاف کتنا ہے۔عدالتی انصاف پر لوگ انگلیاں اٹھا رہے ہیں۔انصاف دینے والے خود مسائل کا شکار ہیں۔اور ان مسائل کو حل کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔30% فیصد بچے غربت کی لکیر کے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔48 لاکھ بچے ہر سال پیدا

ہوتے ہیں۔ان کے لیے بنیادی ضروریات موجود ہیں۔اہم بنیادی حق تعلیم کی سہولت میسر ہے؟۔

یہ بھی المیہ ہے کہ ہم دینی مسلک کی بنیاد پر تقسیم ہیں۔اور اپنے ہی ملک میں اپنے ہی لوگوں کے خلاف جہاد کررہے ہیں۔اور آج تک بیانہ کی تلاش میں ہیں۔مختلف تحریکیں موجود ہیں۔ہم اپنے دین کا بے دریغ استعمال کررہے ہیں۔اور اس کی آڑ میں جہاد اور ایک دوسرے کو غیر مسلم قرار دیکر واجب القتل قرار دیتے ہیں۔اس پوری صورت حال کو ہم ٹھیک نہیں کر سکتے۔حتی کہ سیاسی رہنما بھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔علماء کرام کے بغیر یہ جنگ نہیں جیت سکتے۔

قومی سلامتی میں ملٹری سول تعلقات بہت اہم ہیں۔ان کے درمیان مضبوط اعتماد کا ہونا از بس ضروری ہے۔اس وقت سی پیک اہم ترین موضوع ہے۔عالمی قوتیں سی پیک کی شدید مخالف ہیں۔تاکہ چین اور روس کو دوبارہ ابھرنے کا موقعہ نہیں ملنا چاہیے۔اور اس وقت خطے میں ایک نیا اسلامی بلاک وجود میں آرہا ہے۔جس میں بنیادی کردار پاکستان کا ہے۔جبکہ دیگر ممالک میں افغانستان اور روسی آزاد ریاستیں شامل ہیں۔آپ کے علم میں ہے کہ پاکستان نے افغانستان کا ساتھ دیا۔جس کی وجہ سے روس ٹوٹ گیا۔سنٹرل ایشین بلاک وجود میں آیا۔اب چائنہ کو ابھرنے سے روکا جارہا ہے۔یہ بات بھی واضح ہے کہ جب تک چائنہ سی پیک کو آپریٹ نہیں کرلیتا۔وہ سپر پاور نہیں بن سکتا۔اور اس کے ساتھ روس بھی گرم پانیوں تک آنا چاہتا ہے۔امریکہ کی پوری کوشش ہے کہ وہ کسی طرح اس کو روک لے۔یہ ایک بڑا چیلنج ہے اس وقت روس کی گروتھ ریٹ 3.5 تک ہے۔جبکہ چائنہ 8.9 سرپلس ہے۔یہی وجہ ہے کہ چائنہ آئندہ 2025 تک سپر پاور بن جائے گا۔

انہوں نے بتایا کہ امریکہ کا زوال دیوار پر لکھا جا چکا۔کیونکہ اس پر 9 ٹریلین قرضہ ہے۔اس نے 3 ٹریلین چائنہ کو ادا کرنا ہے۔اور دنیا کی بڑی انڈسٹری چائنہ جا چکی ہے۔

امریکہ نے اب یہ پالیسی اپنالی ہے۔کہ براہ راست کسی کو چیلنج نہ کرو۔بلکہ کسی اور کو آگے کرو۔لہذا اب اس خطے میں انڈیا امریکہ کا بڑا پارٹنر بنا ہوا ہے۔اس نے سرمایہ لانے کے لیے امریکہ کے کہنے پر چائنہ کے ساتھ تعلقات خراب کرلیے ہیں۔وہ خود کمرے میں ہاتھی لایا جس سے پورا

خطہ غیر متوازن ہوگیا ہے۔امریکہ اس پورے خطے میں بھارت کی بالادستی قائم کرنا چاہتا ہے۔ یہ خطہ آبادی اور دیگر کئی لحاظ سے دنیا کی توجہ کا مرکز ہے۔اس میں کئی تبدیلیاں آئیں ہیں۔انڈیا اقتصادی اعتبار سے ناکام، انسانی حقوق کی پامالی اور عسکری اعتبار سے خطرناک ملک بن چکا ہے۔

عالمی طاقتیں اپنے ایجنڈے کی تکمیل میں پاکستان کو رکاوٹ سمجھتی ہیں۔ پاکستان کباب میں ہڈی ہے۔ لہذا اس کے خلاف کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں۔ بلوچستان میں علیحدگی کی تحریک، کراچی میں بدامنی اور فرنٹیر میں دہشت گردی دراصل ایک ہی ایجنڈے کے تین رخ ہیں۔ادھر سے اٹھارویں ترمیم نے مسئلہ اور آسان کردیا۔

امریکہ نے عراق، شام میں داعش بنائی۔شیعہ،سنی مسئلہ پیدا کر کے باہمی قتل وغارت کا بازار گرم کیا۔اور اپنے مقاصد حاصل کیے۔اب افغانستان میں بھی یہی پنیری کاشت کر رہا ہے۔اچھے چاول کے لیے اتنی محنت تو کرنا ہوتی ہے۔

اب ہمیں کیا کرنا ہے؟ یہ اہم سوال ہے۔جس کے لیے پاکستان میں موجود تمام طبقات کو غور وفکر کرنا ہوگا۔

(1) توازن قائم کرنے لیے پورے خطے کو ٹھیک کرنا ہوگا۔
(2) انڈیا کی سبقت ختم کرنی ہوگی۔
(3) اپنے ملک کی خودمختاری پر آنچ نہیں آنے دینی چاہیے۔
(4) ہم نے ہر حالت میں ایٹمی قوت بن کے رہنا ہے۔
(5) اپنے حالات ٹھیک کرنے ہیں۔
(6) دین کا غلط استعمال بند کرنا ہے۔
(7) نظم اجتماعی کے حامل بن کر اس کے مطابق زندگی بسر کرنی ہے۔
(8) دہشت گردی اور انتہا پسندی کا خاتمہ کرنا ہے۔
(9) دین کے نام پر منبر ومحراب کی تقسیم کو روکیں۔
(10) سبسڈی کا فیض امیر وغریب حاصل کرتا ہے لیکن غریب کے لیے خصوصی

رعایت کا اہتمام کرنا ہوگا۔ دالیں، آٹا، گھی، چینی کم سے کم ریٹ پر فراہم کرنے کے خصوصی کارڈ جاری کرنا ہونگے۔

(11) تعلیم کو عام کرنے کے لیے صبح وشام کلاسوں کا اجراء کرنا ہوگا۔

(12) دینی مدارس کو ان کا صحیح مقام دینا ہوگا۔

(13) احتساب کا منصفانہ نظام لانا ہوگا۔

(14) نیشنل ایکشن پلان پر مکمل عمل کرنا ہوگا۔

(15) غیر ریاستی جہاد اور نفرت انگیز تقریروں کا خاتمہ کرنا ہوگا۔

(16) انتہا پسندی کو جڑ سے پکڑنا ہوگا۔

(17) دینی مدارس میں زیر تعلیم لاکھوں بچے بچیوں کو ان کا حق دینا ہوگا۔ ان کی اسناد کو تسلیم کرنا ہوگا۔ انہیں قومی خدمت ادا کرنے کا موقعہ دینا ہوگا۔

اس کے ساتھ انہوں نے دینی تعلیم کے لیے تمام مدارس کے وفاق کی خدمات کو سراہا اور کہا کہ تمام وفاق کو بورڈ کا درجہ ملنا چاہیے۔ 5 سے 16 سال کے بچوں کو پڑھانا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ یہ خدمت مدارس سرانجام دے رہے ہیں۔ حکومت ان کے اخراجات برداشت کرے۔ وفاق اپنے نصاب میں بعض عصری مضامین شامل کریں۔ اور پوری آزادی کے ساتھ اپنا تعلیمی سلسلہ جاری رکھیں۔ وفاق کا دائرہ کار پورے ملک میں موجود ہے۔ اور ہر مسلک کا یہ بورڈ امتحانی ذمہ داری ادا کرتا ہے۔ ہر وفاق اپنے سلیبس کا ذمہ دار ہوگا۔ اور تمام وفاق اپنا اپنا نصاب ایک دوسرے کے ساتھ شیئر کریں گے۔ سلیبس میں نفرت پر مبنی مواد نہیں ہوگا۔ ہر دو سال بعد نصاب پر غور وفکر ہوگا۔ حسب ضرورت تبدیلی لائی جاسکے گی۔ یہ کام ہر وفاق خود کرے گا۔

بحران در بحران!

2013 کے الیکشن کیا ہوئے۔ حکومت کے لیے امتحانات کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا۔ انتخابات میں دندھالی کا شور اٹھا۔ اسے معمول کی بات سمجھا گیا۔ کہ یہ تو ہر ہارنے والا اپنی

خفت مٹانے کے لیے کرتا ہے۔ بلکہ پوری دنیا میں جہاں جمہوری طرز حکومت ہے۔ سو فیصد پر امن اور قابل قبول انتخابات نہیں ہوتے۔ حتی کہ امریکہ کے گذشتہ انتخابات جس میں موجود صدر ڈونلڈ ٹرمپ کامیاب ٹھہرے۔ اس پر بھی عجیب وغریب اعتراض کیے گئے۔ یہاں تک ہ یہ انتخابات روس نے ہائی جیک کیے۔ اور اب تک اس پر تحقیقات ہو رہی ہیں۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو پاکستان کے 2013 کے الیکشن میں چند سیٹوں پر اعتراضات باقی الیکشن پر تمام فریق مطمئن تھے۔ پاکستان تحریک انصاف جو بھاری اکثریت سے کامیابی کے لیے پرامید تھی۔ نتائج آنے پر نہ صرف مایوس ہوئی۔ بلکہ سب سے زیادہ دندھالی کا شور مچایا۔ طرح طرح کے الزامات لگائے۔ مسلم لیگ (ن) نے حکومت بنائی۔ مجال ہے جو اسے ایک دن بھی سکون سے حکومت کرنے دی ہو۔ ابتداء میں تو یہ مطالبہ رہا کہ چار حلقوں کے انتخابات کو از سر نو کھولا جائے۔ الیکشن کمیشن نے یہ درخواستیں مسترد کر دیں۔ اس کے بعد یہ مطالبہ زور پکڑتا گیا۔ اور 2014 میں باقاعدہ ملین مارچ اور دھرنے کا اعلان ہوا۔ اس دھرنے کو کامیاب بنانے کے لیے لندن میں بعض سیاسی قائدین کا اجلاس ہوا۔ اس میں عوامی تحریک اور منہاج القرآن کے چیئرمین طاہر القادری بطور خاص شریک ہوئے۔ انہوں نے بھی باقاعدہ دھرنے کا اعلان کر دیا۔ یہ تمام پروگرام باقاعدہ طے شدہ تھے۔ کئی مہینوں پر محیط یہ احتجاجی دھرنے ناکام ہوئے۔ اور حکومت سے اپنا کوئی مطالبہ نہ منوا سکے۔ طاہر القادری جس نے کفن پوشی اور قبروں کا ڈرامہ رچایا۔ لیکن ایک دن اپنی عوام کو مایوس چھوڑ کر کینیڈا سدھار گئے۔ اور پی ٹی آئی بھی چند دن بعد گھروں کو لوٹ گئی۔ سیاست کے میدان میں زندہ رہنے کے لیے روز کوئی نہ کوئی شوشا چھوڑا جاتا۔ اس دھرنے کے بارے میں پی ٹی آئی کے مرکزی رہنما جاوید ہاشمی نے نہایت سنگین الزامات لگائے۔ جس سے پوری قوم بخوبی آگاہ ہے۔ الیکشن کمیشن کے بعد سپریم کورٹ نے سپیکر قومی اسمبلی کے حلقہ میں دوبارہ الیکشن کا حکم صادر کیا۔ جس پر پی ٹی آئی نے خوب بغلیں بجائیں۔ اور لاہور کا ایک مالدار میدان میں اتارا۔ سردار ایاز صادق دوبارہ کامیاب ہوئے۔ اور سپیکر اسمبلی بن گئے۔ اس ناکامی پر انہیں ذرا بھی احساس نہیں ہوا۔ کہ ہمارے مطالبے میں کتنا وزن ہے۔ بلکہ تعجب کی بات ہے کہ جتنے بھی ضمنی الیکشن

ہوئے۔سب پر پی ٹی آئی کو منہ کی کھانا پڑی۔اور لوگوں نے انہیں مسترد کر دیا۔ان کا مقصد انتخابات میں کامیابی نہیں ۔ بلکہ افراتفری پھیلانا اور حکومت کو عدم استحکام سے دوچار کرنا ہے۔تاکہ یہ اطمینان سے ترقیاتی کام نہ کرسکیں۔انہیں بخوبی نظرآتا ہے۔کہ اگرانہیں استحکام نصیب ہوگیا۔ تو آئندہ الیکشن بھی بھاری اکثریت سے جیت جائیں گے۔ایک بحران ختم نہیں ہوتا کہ دوسرا سر اٹھا لیتا۔ بدقسمتی مسلم لیگ کی کہ انہی دنوں پانامہ لیکس سامنے آگیا۔جس میں نواز شریف کے بیٹوں کے نام آگئے ہیں۔ پھر کیا تھا۔ایک طوفان اور کھڑا ہوگیا۔دھمکیاں، کرپشن کا شور، استعفیٰ کا مطالبہ، احتجاج کی کال، دھرنے کے لیے اسلام آباد کو بلاک کرنے کا پروگرام، پورا ملک ایک نئے بحران سے دوچار ہوگیا۔ کاروبار میں مندے کا رجحان ، بے روزگاری میں اضافہ، ترقیاتی کاموں میں سست روی، بیرونی سرمایہ کار مایوس، ملک میں بے چینی کی فضا بنادی گئی۔حتیٰ کہ سپریم کورٹ کے ایک معزز جج نے حالات کی سنگینی کو دیکھ کر فرمایا کہ کیس ہمارے روبرو پیش کرو۔ہم جائزہ لیں گے۔پانچ رکنی بینچ نے مزید تحقیقات کے لیے جے آئی ٹی بنادی۔کئی ہفتوں کی تفتیش سے ملک میں غیر یقینی صورت حال پیدا ہوئی۔کوئی خبر نہ تھی کہ اگلے لمحے کیا ہونے والا ہے۔آخرکار سپریم کورٹ نے وزیر اعظم نواز شریف کو پانامہ لیکس سے ہٹ کر اقامہ رکھنے اور تنخواہ (جو انہوں وصول نہیں کی) کو ظاہر نہ کرنے کی پاداش میں نااہل قرار دے دیا۔ یقیناً یہ بہت بڑا بحران تھا۔فیصلے کے مطابق ان کے اثاثوں کی چھان بین کے لیے احتساب عدالت میں مقدمات درج کرادیئے گئے ہیں۔اور سپریم کورٹ کا ایک جج اسکی نگرانی کرے گا۔(جبکہ اس سے قبل اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی) نواز شریف کی سیٹ پر دوبارہ انتخاب ہوا۔لوگوں نے ان کی اہلیہ کو منتخب کیا۔جو کہ آجکل لندن میں زیر علاج ہیں۔

اور آج کل احتساب عدالت میں نواز شریف اینڈ فیملی کی پیشیاں جاری ہیں۔ جہاں ایک نئے بحران کے سامنے آنے کا خطرہ ہے۔عدالت کے وقار کے خلاف ہلڑ بازی، دھکم پیل کا سلسلہ جاری ہے۔عدالت کے تقدس کو پامال کرتے ہوئے نہایت توہین آمیز طریقہ کار اختیار کیا جارہا ہے۔ یہ الگ موضوع ہے کہ پی ٹی آئی کی مہم جوئی، پرجوش جلسے اور دھرنوں سے لیکر نواز شریف کے خلاف مقدمات تک کونسی قوت منصوبہ بندی کررہی ہے۔کون سرمایہ لگا رہا ہے؟ کون

ہے جو انہیں پر امید رکھتا ہے؟ اور کون ہے جو فیصلوں پر اثر انداز ہو رہا ہے؟ اور جس کے سہارے شیخ رشید جیسے سیاسی مسخرے روزانہ پیش گوئیاں کر رہے ہیں۔ اور سیاسی بازار گرم کیا ہوا ہے۔ چور راستے تلاش کیے جا رہے ہیں۔ روزانہ رات کو سونے سے قبل یہ سہانے خواب دیکھتے ہیں کہ صبح ہوتے ہی اعلان ہوگا۔ کہ خواتین و حضرات وزیر اعظم عمران خان قوم سے خطاب کریں گے۔ لیکن بسا آرزو کہ خاک شد کے مصداق روزانہ ہی مایوسی کا ایک جھٹکا لگتا ہے۔ آواز خلق نقارہ خدا است۔ اب یہ بات بھی زبان زد عام ہے کہ وہ قوتیں جو عمران خان کو استعمال کر رہی ہیں۔ ان سے بھی مایوس ہو چکی ہیں۔ اور وہ بذات خود عمران کی بدزبانی، بدتہذیبی اور جارحانہ انداز سے پریشان ہیں۔ اب اس سے بھی جان چھڑانے کے لیے پیش بندی ہو رہی ہے۔ پاکستان میں طرح طرح کے کردار موجود ہیں۔ خاص کر سیاست کے میدان میں تو بڑے بڑے جوکر اور بے شرم لوگ ہیں۔ بعض سیاسی گدھ ایسے بھی ہے جو خود کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ لیکن ان کی شدید خواہش ہے کہ جلدی سے جلدی غیر جمہوری قومی حکومت قائم ہو۔ تو وہ بھی اس بہتی گنگا میں کچھ نہ کچھ حصہ پالیں گے۔ چھوٹی موٹی وزارت ہی سہی۔ اس کے لیے آجکل ان کی زبانیں کافی حرکت میں ہیں۔ لیکن جب مسلح افواج کی طرف سے یہ بیان آجاتا ہے کہ ہم جمہوری نظام پر یقین رکھتے ہیں۔ اور کسی کو یہ اجازت نہیں دیں گے۔ کہ وہ جمہوریت کو نقصان پہنچائے۔ اس پر ان کے منہ کالے سیاہ ہو جاتے ہیں۔ اور دوبارہ سے رات کا راگ الاپنتے ہیں۔

مسلم لیگ ن کی بعض احمقانہ پالیسیوں نے بھی جلتی پر تیل کا کام کیا۔ مثلاً الیکشن اصلاحات میں ختم نبوت پر حلفیہ بیان میں چھیڑ چھاڑ کی۔ اسے معمولی جانا۔ لیکن قوم نے اس پر جس شدید ردعمل کا مظاہرہ کیا۔ اور احتجاج کے سلسلے شروع ہوئے ہی تھے کہ فوراً وہ بل واپس لیا۔ اور سابقہ حلفیہ بیان کو بحال کر دیا۔ لیکن اب بھی بعض وزراء جنہیں شاید ختم نبوت کی حساسیت کا علم نہیں۔ ٹی وی چینل پر غیر ذمہ دارانہ گفتگو کرتے ہیں۔ اس پر بھی انہیں شرمندگی کا سامنا ہے۔ اور اب اگے اگے دیکھیے ہوتا ہے کیا؟ نہ جانے یہ اونٹ (سیاسی بحران) کس کروٹ بیٹھے گا۔

☆☆☆..............☆☆☆